133329 ـ انيميا المنجلية (Sickle cell anemia) مرض كے شكار كى شادى كا حكم

سوال

اسلام ميں انيميا المنجلية جيسى بيمارى كے شكار مرد و عورت كى شادى كا كيا حكم ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

انيميا المنجلية يہ ايك قسم كى وراثى بيمارى ہے جو خون كے سرخ سيل ميں تبديلى سے پيدا ہوتى ہے اور خون كے سرخ سيل ہلالى شكل ميں ہو جاتے ہيں، جو آكسيجن كى كمى سے ہوتى ہے.

اس كى علامات يہ ہيں:

- سرخ خونى خلايا كى عمر كم ہو جاتى ہے جس كے نتيجہ ميں خون كى مستقل كمى كا شكار ہو جاتا ہے، اور اس طرح نشو و نما ميں نقص پيدا ہوتا ہے، اور نشاطات كى قدرت و استطاعت نہيں رہتى.

- جوڑوں اور ہڈيوں ميں شديد درد رہتا ہے، اور بعض اوقات تو دماغ اور پھيپھڑوں كو ملنے والى خونى خوراك بھى بند ہو جاتى ہے.

- ہڈيوں كھائى جاتى ہيں، اور خاص كر گھٹنوں كى چكنى ہڈي، اور بعض اوقات تلى بڑى ہو جاتى ہے جس كى بنا پر وہ اپنا كام كرنا چھوڑ ديتى ہے.

- يہ بيمارى اپنے ساتھ خونى خلايا كو ٹوٹ پھوٹ كا شكار كر ديتى ہے، اور يہ غالبا جلن كى بنا پر ہوتى ہے، اور كافى حد تك آنكھيں زرد ہو جاتى ہيں، اور ہيموگلبين ميں شديد كمى واقع ہو جاتى ہے، جو خون لگانے تك جا پہنچتى ہے.

اس بيمارى كے ميں مبتلا وہ شخص جس پر يہ علامات ظاہر نہ ہوں اس كا صحيح و تندرست شخص سے شادى كرنا جائز ہے اور اولاد بھى پيدا كر سكتا ہے.

ليكن اس بيمارى ميں متبلا شخص كا كسى صحيح شخص سے شادى كرنا خطرناك ہے، كيونكہ اس كے بچوں كو بھى

یہ بیماری لاحق ہو سکتی ہے.

مزید آپ درج ذیل لنك کی سرچ کریں:

https://bit.ly/3AWyX1U

دوم:

بلاشك و شبہ نکاح کے مقاصد میں نیك و صالح اولاد پیدا کرنا اور امت محمدیہ میں اضافہ کرنا شامل ہے، جیسا کہ حدیث میں بھی وارد ہے:

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ایك شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا:

مجھے ایك حسب و نسب اور خوبصورت عورت ملی ہے لیکن وہ بچے پیدا نہیں کر سکتی، کیا میں اس سے شادی کر لوں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ کرو.

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع کر دیا، اور پھر جب تیسری بار آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ایسی عورت سے شادی کرو جو زیادہ محبت کرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، کیونکہ میں تمہارے ساتھ امتوں میں کثرت چاہتا ہوں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2050) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1784) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس کی تکمیل یہ ہے کہ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ایسی اولاد پیدا کی جائے تو صحیح و تندرست ہو اور شرعی امور سرانجام دے سکے.

جب رشتے کرنے والے دونوں مرد و عورت کو علم ہو کہ ان کی شادی کے نتیجہ میں بیمار اور مرض کا شکار اولاد پیدا ہو گی تو ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ اس وقت شادی نہ کریں تا کہ متوقع خرابی پیدا نہ ہو، اور امت مسلمہ کو ضرر و نقصان کم ہو سکے، اور بیماری اور مریض اولاد کی دیکھ بھال میں انہیں جو مصیبت و تنگی اٹھانا پڑے وہ اس

سے بھی محفوظ رہیں.

لیکن جواز کے اعتبار سے اس طرح کے مرض کے شکار افراد کے لیے شادی کرنا صحیح اور جائز ہے، چنانچہ اس مرض کا شکار شخص صحیح فرد سے شادی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ قبول کر لے اور انہیں اولاد نہ پیدا کرنے پر متفق ہونے کا حق حاصل ہے.

اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مرض کا دوسرے کے علم میں لائے بغیر شادی کرے، بلکہ اسے واضح کرنا ہو گا کیونکہ دھوکہ دینا اور چھپانا حرام ہے.

واللہ اعلم .